بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ/تیرھواں اجلاس

مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 17/اکتوبر 2009ء بمطابق 27/شوال 1430ھ بروز ہفتہ۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	دعائے مغفرت۔	2
3	وقفہ سوالات۔	3
	رخصت کی درخواستیں۔	3
4	سرکاری کارروائی۔	5
	(i) بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء)۔	
	(ii) بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء)۔	
	(iii) بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء)۔	
	(iv) بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء)۔	
	(v) بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء)۔	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 17 اکتوبر 2009ء بمطابق 27 شوال 1430ھ بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سید مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝ وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمِ ؕ

﴿پارہ نمبر ۲۸ سورۃ المنفقون آیت نمبر ۱۰ . ۱۱﴾

ترجمہ: اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔ اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ وقفہ سوالات۔ شیخ جعفر مندوخیل صاحب۔۔۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی چنگیزی صاحب!

وزیر کوالٹی ایجوکیشن: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ جناب سپیکر صاحب! وقفہ سوالات سے پہلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں پھر بیشک آپ اپنے سوالات کا مرحلہ شروع کریں۔ جناب سپیکر! شاید گزشتہ ایک سال سے سب سے زیادہ پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے بات کی ہے۔ اور گزشتہ دو تین دن سے میں یہ سوچ رہا ہوں کہ شاید میرا کام یہی ہے کہ ایک طرف جنازہ اٹھاؤں لوگوں کو تسلی دوں جو لوگ جلوس نکال رہے ہیں ایک ایک فرد کے پاس جا کر

کہوں کہ خدارا امن وامان کو خراب نہ کریں حکومت کے ساتھ تعاون کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں قاتل گرفتار ہو جائیں گے ان کو سزا ملے گی۔ وہاں لوگ ہمارے خلاف نعرہ لگاتے ہیں جب میں اسمبلی میں آتا ہوں اور نقطہ اٹھاتا ہوں تو اس پر بھی کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ شاید میری ذمہ داری یہی ہے کہ وہاں پر جنازہ اٹھاؤں اور یہاں پر آکر صرف دو مذمتی الفاظ آپ کے سامنے کہوں تمام ارکان میری باتیں سن لیں اس کے بعد جب ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں پھر اللہ اللہ خیر سلا۔ جناب عالی! گزشتہ کئی دنوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ملک جس سنگین صورت حال سے دوچار ہے ہمارا کوئی ادارہ محفوظ نہیں ہے چاروں صوبوں میں ایک جنگ کی سی کیفیت چھائی ہوئی ہے کوئی شخص محفوظ نہیں ہے تو جناب عالی! ایک طرف یہ خدشات ہیں کہ ڈرون حملوں کی باتیں ہورہی ہیں تو اس کا واحد حل یہی ہے کہ ہم سب مل کر اپنی سلامتی کے بارے میں سنجیدہ طور پر بحث کریں۔ کل رات وزیراعظم پاکستان جناب سید یوسف رضا گیلانی نے آل پارٹیز کانفرنس بلائی تھی اس میں تمام پارٹیوں کے سربراہان شریک ہوئے۔ انہوں نے وہاں پر ایک مشترکہ اعلامیہ پر اتفاق کیا کہ ہم ملک کی سلامتی کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں جہاں پاکستان کی بات ہوئی ہم سب سے پہلے ہوں گے ہم پاکستان کی سلامتی کو مقدم رکھتے ہیں ایک بلوچستانی اور بلوچستان اسمبلی کے رکن ہونے کے ناتے آیئے ہم سب یہ فیصلہ کرلیں کہ خدارا اس سے پہلے کہ حالات اس سے بھی بدتر ہوں تو ہم مل بیٹھ کر سنجیدہ طور پر ایک ایسی کوشش کرلیں کہ جو سماج دشمن عناصر ہیں یقیناً ان کی خواہش یہی ہے کہ یہاں پر مذہبی فسادات برپا ہوں یہاں لسانی فسادات برپا ہوں اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر یہ فسادات نہ ہوں مذہبی ہم آہنگی یہاں پر موجود رہے تو میں تمام مکتبہ فکر سے گزارش کرتا ہوں خاص طور پر یہاں جو خواتین وحضرات بیٹھے ہوئے ہیں میری ان سے دست بستہ التجا ہے کہ خدارا اگر حالات کو درست کرنے کی کوشش کی جائے تو درست ہوسکتے ہیں مگر ان میں ہماری تھوڑی سی ہمت اور کوشش چاہیے۔ جناب سپیکر! جب ہم ایک جنازہ اٹھاتے ہیں تو اس کی رسم سوئم تک ادا نہیں ہوتی کہ دوسرا جنازہ ہمیں تحفہ میں ملتا ہے۔ یا تو یہ ہے کہ جناب عالی! ہمیں بتایا جائے کہ ہم یہاں پر کاروبار نہ کریں یا ہمارے جو سرکاری اہلکار ہیں وہ دفتروں میں نہ جائیں اور ہمارے جو عوامی نمائندے ہیں وہ اسمبلی یا اپنے دفتر نہ جائیں خدارا ہم نے ان کی حفاظت کرنی ہے ہر حال میں کرنی ہے۔ جناب سپیکر! ہمارے ایک تاجر محمد آصف جن کو گزشتہ دنوں شہید کیا ہے جناح روڈ پر ان کی دکان تھی تو آپ سے گزارش ہے کہ ان کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔ جناب سپیکر! ایک دفعہ پھر میں اپنے دوستوں سے دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ خدارا آیئے سنجیدہ طور پر ان حالات پر غور کرنے کی کوشش کریں آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولوی صاحب! فاتحہ پڑھیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب شیخ جعفر مندوخیل صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر صاحب! میں مندوخیل صاحب کے سوالات سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی موسیٰ خیل صاحب!

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ جناب! موسیٰ خیل بلوچستان کے پُرامن علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے جہاں ہر لحاظ سے سکون اور اب تک خیریت تھی لیکن اب ایک منظّم سازش کے تحت پچھلے چند مہینوں سے ایک مخصوص علاقے میں چند مخصوص افراد کی سرپرستی میں ڈاکوؤں کا ایک گروپ بنا ہوا ہے یا بنایا گیا ہے جو مسلسل وارادت کر رہے ہیں اور دن کو کر رہے ہیں ہم نے یہ سنا تھا کہ رات کو چوری ہوتی ہے ہمارے ہاں دن کو ہو رہی ہے روڈ بلاک کر کے گاڑی والوں سے پیسے لے کر ان کو چھوڑ دیتے ہیں اس سلسلے میں میں نے بذات خود آئی جی بلوچستان سے تقریباً پانچ مرتبہ جا کر بات کی ہے اور دوسری جوان کی مخلوق ہے ڈی آئی جی وغیرہ ان سے بات کی ڈی پی او ہمارے پاس ایک ڈیتھ باڈی کو بھیجا گیا ہے وہ رات کو تین بجے سوتا ہے اور دن کو چار بجے اٹھتا ہے جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اس میں ہماری مدد کریں۔ ایک خیر خیریت والے علاقے کو اس طرح غیر محفوظ بنانے کی سازش ہو رہی ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر! تین دن پہلے لورالائی میں رات کو ایک شوروم کے چوکیدار کو قتل کر کے شوروم سے تین گاڑیاں نکال کر لے گئیں جس کی وجہ سے لورالائی جو ہمارا ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے لوگ تین دن سے مسلسل احتجاج پر ہیں بازار بند ہے اس پر بھی اب تک کوئی کارروائی امن وامان قائم کرنے والی ایجنسیوں نے نہیں کی۔ آپ مہربانی کر کے اس پر بھی نوٹس لیں یہ عوام کی منتخب اسمبلی ہے اور عوام کو جہاں بھی تکلیف ہو مناسب یہی ہے کہ ہم ان کے لئے آواز اٹھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جعفر مندوخیل صاحب اپنا سوال نمبر دریافت فرمائیں۔ آج کی فہرست میں مندرجہ ذیل تمام سوالات نمٹائے جاتے ہیں۔ وقفہ سوالات ختم۔ جی۔

میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آج میں ایک ایسی اہم نوعیت پر بات کرنا چاہتا ہوں یہاں اسمبلی کے جو ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں سارے ہمارے لئے قابل قدر ہیں کہ جہاں سے

مینڈیٹ لے کر آتے ہیں وہاں لوگوں کے ساتھ بہت سے وعدے وعید بھی کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا 10-2009ء کا بجٹ جس میں ہر ایم پی اے کو انہوں نے ان کے حلقوں کے لیے پانچ کروڑ رکھے تھے ابھی تک مرکزی گورنمنٹ کی جانب سے ایک پیسہ بھی ہمیں نہیں ملا ہے۔ اس مالی سال کے چار مہینے گزر گئے اس کی وضاحت گیلو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ فنانس منسٹر ہیں اور پی اینڈ ڈی کے منسٹر اس کی وضاحت کریں کہ پیکیج تو دور کی بات ہے جو ہمارا بنیادی حق ہے کمٹمنٹ ہوئی ہے ہماری اسمبلی نے جو پاس کیا ہے وہ ہمیں نہیں مل رہے ہیں۔ جب دو مہینے بچتے ہیں پھر پانچ کروڑ دیں گے ہم ان کو کیا کریں گے جناب سپیکر! اس کی اسمبلی کے فلور پر وضاحت ہونی چاہیے پیکیج اپنی جگہ ہمارا جو بنیادی حق ہے وہ ہمیں تسلی دے رہے ہیں خشک تسلی پریذیڈنٹ صاحب اور وزیراعظم صاحب بند کریں عملی طور پر اقدامات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔ جی منسٹر فنانس!

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): مہربانی جناب سپیکر صاحب! ہمارے آنریبل ایگریکلچر منسٹر جو فرما رہے تھے وہ بالکل درست ہیں بات ایسی ہے کہ اس کو خود بھی پتہ ہے اور ہمارے سینئر منسٹر صاحب کو پتہ ہے جب یہ پیسے لیٹ ہوئے تو ہم پچھلی دفعہ پرائم منسٹر کے پاس گئے تھے ابھی تک اس پر implement نہیں ہوا ہے اس کے بعد انہوں نے اپنے فنانس کے اسٹاف سیکرٹری کو بلا کر کہا کہ فوراً release کر دیں۔ تقریباً ایک ماہ تک release نہیں ہوا پھر ہم گئے اور ہماری کابینہ کے بیشتر ارکان ہمارے ساتھ تھے چیف منسٹر صاحب اور مولانا واسع صاحب بھی تھے، ہم پرائم منسٹر کے پاس گئے کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا اس پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی منسٹر فنانس شوکت ترین صاحب ترکی گئے ہوئے ہیں جب آئیں گے تو میں ان کو کہوں گا۔ ابھی جو این ایف سی ایوارڈ کی میٹنگ ہوئی تو میں نے وفاقی فنانس منسٹر سے اسپیشلی ٹائم لیا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں ہمارے ساتھ بیگم مگسی صاحبہ بھی تھیں سردار اسلم بزنجو صاحب بھی تھے ایک اور ممبر بھی ساتھ تھا تو انہوں نے اسی ٹائم فنانس سیکرٹری کو طلب کیا کہ ان کے پیسے کیوں release نہیں ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ آج فائل پر دستخط ہوا ہے۔ کل تک میں نے چیک کیا وہ پیسے نہیں پہنچے تھے اور وفاقی پی ایس ڈی پی کے جو پیسے تھے ان میں سے ابھی تک ایک پیسہ بھی نہیں آیا ہے۔ جناب سپیکر! تو انہوں نے وہاں آرڈر دیا کہ ایک کوارٹر تو گزر گیا ہے جیسے اسد صاحب فرما رہے تھے پچھلے جون میں میں ایک دن یہاں اور ایک دن وہاں سیزن آجاتا ہے کام نہیں ہوتے ہیں میں نے ساری باتیں ان سے کی ہیں۔ ہمارے پاس صرف تین مہینے بچے ہیں پھر implement نہیں ہوگا آپ کو یاد ہو کہ پچھلی دفعہ ہمارے پی ایس ڈی پی میں جو 42 ملین تھے ان میں سے 21 ملین خرچ

ہو گئے اور 21 ملین لیپس ہوئے تھے پھر ہم اسلام آباد گئے پرائم منسٹر کو request کی کہ ہمارے پیسے لیپس نہیں کریں انہوں نے لیپس نہیں کئے۔اس دفعہ ہمارے 71 ملین ہو گئے ہیں مگر ان میں سے ایک پیسہ بھی release نہیں ہوا ہے۔فنانس منسٹر شوکت ترین صاحب نے کہا کہ اس دفعہ آپ لوگوں کو 15 ملین ملیں گے کل تک تو نہیں آئے تھے میں آج اپنے آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ سی ایم صاحب کو کہوں گا میں خود شوکت ترین صاحب سے بات کروں گا کہ یہ پیسے ابھی تک نہیں آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے اور یہ حقیقت ہے کہ چار مہینے تو ہو گئے اس کے بعد وہ پیسے خرچ نہیں ہونگے آپ اور سینئر منسٹر صاحب اس پر غور کریں ٹھیک ہے اسد صاحب! ہو گیا۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے جی ہاں 71 ملین خرچ نہیں ہوں گے۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب! مرکز کی اس غیر جمہوری عمل اور زبانی جمع خرچ کے رویہ کے خلاف میں علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: جناب سپیکر! میں بھی مرکز کے رویہ کے خلاف اسد بلوچ کا ساتھ دیتا ہوں اور علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھوک ہڑتال کرو۔وقفہ سوالات ختم۔فنانس منسٹر صاحب! آپ پیر صاحب کو اور اسد بلوچ صاحب کو واپس لائیں۔

(اس موقع پر دونوں معزز ممبر واک آؤٹ ختم کر کے دوبارہ ہال میں تشریف لائے۔ڈیسک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! اب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): سردار ثناء اللہ زہری صاحب، وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے 17 ؍اکتوبر کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران صاحبہ نے آج اور آئندہ ہونے والے اجلاسوں کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی صاحب، وزیر جی ڈی اے نے سرکاری دورے پر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سردار یار محمد رند صاحب، ممبر اسمبلی اپنے حلقے کے دورے پر ہیں، ممبر صاحب نے رواں اجلاس 10 ؍اکتوبر تا

26/اکتوبر تک تمام اجلاسوں کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

مسز شمع پروین مگسی صاحبہ، وزیر نے جھل مگسی جانے کی وجہ سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

حاجی علی مدد جتک صاحب، وزیر نے ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصتیں منظور ہوئیں)

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

(1) بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر تعلیم بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میں وزیر تعلیم بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء(مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء) پیش کرتا ہوں۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سینئر وزیر صاحب!

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! نہ یہ پاس ہوا ہے نہ یہ cabinet میں آیا ہے۔ اور ابھی بھی ایک لسٹ میرے پاس آئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! یہ سارے cabinet سے آئے ہیں۔

سینئر وزیر: یہ cabinet سے پاس نہیں ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! ابھی بھی پاس نہیں کروا رہے ہیں، صرف انکو مشتہیٰ قرار دے رہے ہیں۔

سینئر وزیر: بہرحال یہ cabinet سے پاس نہیں ہوئے ہیں آپ بھی واپس کر دیں تاکہ یہ cabinet میں واپس جائیں اور وہاں سے پاس ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم تو ابھی منظوری کی کاپی نہیں دے رہے ہیں آپ کو موقع دے رہے ہیں ابھی تو ہم صرف مشتہیٰ قرار دے رہے ہیں۔

سینئروزیر: بہرحال ہم نے توسب کچھ آپ کو بتا دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔ وزیر تعلیم بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر تعلیم: میں وزیر تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سروسز کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر صحت!

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب سپیکر صاحب! میں ہیلتھ منسٹر ہوں نہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے مشورہ کیا گیا ہے نہ مجھے اعتماد میں لیا گیا ہے اور نہ ہی cabinet کی میٹنگ میں اس پر کوئی بحث ومباحثہ ہوا ہے اور نہ انہوں نے کوئی approval دی ہے آپ اسکو ڈیفر کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات سنیں یہ آرڈیننس ہے۔ تین سال سے آرہا ہے۔

وزیر تعلیم: جناب! یہ کابینہ میں آیا ہوا ہے۔

وزیر صحت: میں ہیلتھ کا منسٹر ہوں اور وہ سینئر منسٹر ہیں۔ ہم لوگ بتا رہے ہیں کہ یہ نہیں آیا ہے آپ کہتے ہیں کہ آیا ہے کب آیا ہے اور کہاں سے آیا ہے۔

وزیر تعلیم: جب میں یہ cabinet میں پیش کرتا ہوں تو اس وقت آپ لوگ آپس میں لڑ رہے ہوتے ہیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! یہ cabinet میں پیش نہیں ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا آہستہ بات کریں یہ cabinet کی منظوری کے بغیر یہاں پر نہیں آسکتا ہے۔

وزیر تعلیم: سر! بل ایسے فلور پر نہیں آسکتا ہے جب تک cabinet میں نہ آیا ہو۔ کیبنٹ کے بعد فلور پر آتا ہے۔ اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ دوبارہ آپ کو request کرلیں آپ اس پر اپنی رولنگ دے دیں جو آپ رولنگ دیں گے ہم اس پر عملدرآمد کریں گے سر! آپ cabinet کا ایجنڈا منگوالیں۔ اس میں تصدیق کروانے کے بعد آپ 20 تاریخ کو اپنی رولنگ دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ cabinet کی میٹنگ کی منٹس منگوالیں اس میں دیکھ لیں اگر نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب! آپ بات سنیں 29 تاریخ تک اس کا ٹائم ہے اسکے بعد ختم ہوجائے گا

یہ سپریم کورٹ کی ڈائریکشن ہے لہٰذا پھر یہ کنڈم ہوگا۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب! یہ بہت اہم معاملہ ہے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پر کابینہ میں کوئی بحث ومباحثہ نہیں ہوا ہے جب تک ڈیپارٹمنٹ اس پر ایگری نہ ہو جب تک کیبنٹ میٹنگ میں اس کی approval نہ ہوئی ہو آپ کیسے اس کو دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر ہیلتھ صاحب! آپ بات سنیں۔

وزیر صحت: آپ اسکو next اجلاس تک ڈیفر کردیں اسے بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سینئر وزیر صاحب!

سینئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! سیکرٹری لاء صاحب نے ایک چٹ بھیجی ہے اس کے حوالے سے بھی اس طرح ہوتا ہے کہ یہ تمام قوانین پہلے سے نافذ العمل ہیں جو کہ پیشیوں کے دن ان کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا لیکن سپریم کورٹ نے اپنے حالیہ حکم کے تحت تمام صوبائی حکومتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ 31/ اکتوبر 2009ء تک یہ قوانین اسمبلی سے پاس کروائے جائیں۔ سیکرٹری لاء صاحب کا یہی کہنا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں جتنے بھی قوانین ہوں اسمبلی میں جو بھی چیز آئے گی تو پہلے cabinet میں پہلے سے نافذ العمل ہو یا نہ ہو لیکن اسمبلی میں کوئی قانون پاس ہونے کے لیے نہیں آئے گا جب تک cabinet سے پاس ہو کر نہ آیا ہو تو میں سمجھتا ہوں آپ اسکو واپس کردیں بیشک کل یا پرسوں cabinet اس پر میٹنگ کرلے 31 تاریخ تک اپنے اجلاس کرکے اور اسی سیشن کے دوران آجائے کیونکہ جب تک cabinet سے پاس نہیں ہوگا تو یہ اسمبلی کے قانون کا حصہ کس طرح بن سکتا ہے اس پر قانون سازی نہیں ہوسکتی جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! بات اس طرح ہے کہ اس کے لیے سی ایم صاحب کے پاس اختیارات ہیں کہ وہ بل بغیر cabinet کے بھیج سکتے ہیں۔

سینئر وزیر: کیا کس کو اختیارات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ اختیارات ہیں۔

سینئر وزیر: وزیر اعلیٰ صاحب کو اختیارات ہیں یا نہیں ہیں کابینہ کی منظوری کے بغیر' کیونکہ جب قوانین پاس ہوتے ہیں تو کابینہ کی منظوری سے۔ سی ایم صاحب کو ڈائریکٹو دیے جانے کے اختیارات ہیں لیکن پوری قانون سازی کے اختیارات حکومت بلوچستان سے پاس ہو کر پھر اسمبلی میں ٹیبل ہو جائے گا پھر قانون سازی ہوتی ہے۔ اس میں اکیلا شمس صاحب کے اختیارات نہیں ہیں کہ اکیلا ایک فرد اس کو کرلے پھر کابینہ اور اسمبلی کی

ضرورت کیا ہے۔ میرے خیال میں ان باتوں سے معاملہ نہیں بنتا ہے جب تک cabinet کی منظوری نہ ہو میں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ ممکن ہے ہم کل بھی بلا سکتے ہیں پرسوں بھی بلا سکتے ہیں لیکن اس میں پتہ نہیں کہ کس طرح کے قوانین ہوں جب تک تمام اراکین کے علم میں نہ ہو۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! آپ مائیک مجھے دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب! cabinet کی میٹنگ کے علاوہ چیف منسٹر صاحب کو بھی اختیارات ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات ہے تو cabinet کی جو میٹنگ ہوئی ہے اس کا آپ ایجنڈا منگوا کر دیکھ لیں آپ قانون بھی پڑھ لیں کیونکہ آپ قانون پڑھتے نہیں ہیں قانون پڑھ کر دیکھیں کہ چیف منسٹر کے اختیارات ہیں کہ وہ اسمبلی میں پیش کر سکتا ہے میں تو صرف ٹیبل کر رہا ہوں اس کے بعد آپ نے اسکو ریجیکٹ کرنا ہے یا حمایت کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! آپ میری بات سنیں اگر یہ 29 تاریخ تک پیش یا پاس نہیں ہوئے تو یہ سارے کنڈم ہو جائینگے۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر! سیکرٹری لاء کے کہنے سے بھی یہی ثابت ہے میں کہتا ہوں کہ یہ cabinet سے پاس ہو مجھے اسطرح کہنے کی کیا ضرورت ہے کسی بھی اسمبلی رکن کے سارے مطالبات ایجنڈے پر آ جائیں وہاں cabinet میں اس پر بحث ہو جائے اس کا ایسا point ہو جو صوبے کے نقصان یا فائدے میں ہو اس کی نشاندہی کرے بیشک آپ لوگ، میں تو یہی سوچتا ہوں جب تک کسی کے علم میں نہ ہو ٹھیک ہے ہمارے چیف منسٹر صاحب اور ہماری اپنی حکومت کو اختیارات ہوں یا نہ ہوں یہ تو مجھے علم نہیں ہے اگر ہوں بھی cabinet میں ہوں ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی اس طرح کا کام cabinet کے مشورے کے بغیر نہیں کرتے ہیں اس طرح پھر قانون سازی کیسے کریں گے میری گزارش ہے کہ آپ ابھی رولنگ دیدیں کہ تین دن کے اندر اس پر اجلاس کر کے 31 تاریخ تک اس کا ٹائم ہے۔ جیسے سیکرٹری لاء کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے حکم پر بھی عمل درآمد ہو جائے گا اور اراکین کے علم میں بھی یہ بات آ جائے گی ان کی بہترین تجاویز بھی اس میں آ جائیں گی پھر اس کے بعد آپ بیشک ٹیبل کر دیں میرے خیال میں یہ ابھی واپس کر دیں تو بہتر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں آج ہم اسکو پیش کریں گے اس میں ہم چار پانچ دن منظوری کے لیے رکھ دیں گے۔ آپ کابینہ کے اجلاس میں منگوا کر اس کو پاس کروا دیں پھر مجھے بھیج دیں پھر منظور ہوگا۔ آج ہم اس کو خالی پیش کریں گے۔

سینئر وزیر: جناب سپیکر! یہ کابینہ کے بغیر ٹیبل بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

وزیرخزانہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کرد صاحب!

وزیرخزانہ: جناب سپیکر صاحب! اجازت ہے سر! یہ آرڈیننس پہلے سے سارے منظور ہو چکے ہیں مگر سپریم کورٹ نے رولنگ دی ہے کہ 31/دسمبر تک جتنے بھی آرڈیننس ہیں آپ لوگ انکو دوبارہ اسمبلی سے منظور کریں کیونکہ 31/دسمبر سے پہلے جو سپریم کورٹ کی رولنگ ہے اسمبلیوں سے دوبارہ منظور کرانا ہے۔ آپ رول نمبر 43 کے تحت دیکھیں اس میں کیا لکھا ہوا ہے اسے پڑھیں اس میں سی ایم کو اختیار ہے کہ اسکو cabinet سے مستثنیٰ قرار دے کر فوری طور پر اسمبلی میں لاسکتا ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری (ممبر پاکستان نرسنگ کونسل): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ!

ممبر پاکستان نرسنگ کونسل: جناب سپیکر صاحب! اس مسودہ قانون کے حوالے سے میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ جب ہم یہاں آئے تو اس مسودے کی کاپی یہاں ٹیبل پر موجود تھی۔ کیا تمام ارکان اسمبلی کو یہ جاننے کا حق نہیں ہے کہ یہ ہوتا کیا ہے؟ ہم نئے آئے ہیں ہم اس چیز سے واقف نہیں ہیں۔ یہ ایک چیز ہے جو آئی ہے پہلے تو اس کی کاپی ہمیں وقت سے پہلے بھجوانی چاہیے تھی جو کہ نہیں آئی۔ آج اس ٹیبل پر ایک پلندہ پڑا ہوا ہے پانچ منٹ میں اس کو پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ اس حوالے سے میں یہ کہوں گی کہ ہم ترمیم لا کر یہ بل پیش کر رہے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ کیا یہ پہلے سے قانون لاگو ہے اس پر عمل ہو رہا ہے کہ نہیں؟ میں 14 اور 15 تاریخ کو اسلام آباد میں پی این سی کی میٹنگ attend کر کے آئی ہوں۔ اس مسودہ قانون پر کوئی عملدرآمد ہے یا مزید ترمیم آرہی ہے اس کے لیے میں اس اسمبلی سے قرارداد کے ذریعے پاکستان نرسنگ کونسل کی ممبر بنی ہوں تو مجھے بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے۔ میں تو یہ رونا رونے کے لیے آئی تھی کہ پچھلے ادوار میں جو قانون پاس ہوئے تھے ایک تو implementation نہیں ہوئی اور ہم نئے طریقے ایجاد کرتے جا رہے ہیں آپ کو میں ایک بات بتاؤں ہمارے لیے بہت شرم کی بات ہے۔ جب اس اجلاس میں میں نے شرکت کی تو مجھے اپنے آپ پر شرم آئی۔ وہ اس لیے کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کی اتنی نااہلی کہ وہ مثال میں آپ کو دوں گی کہ وہ بی اے کی ڈگری لیکر تینوں province بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم ابھی تک پریپ کی کلاس پاس نہیں کر چکے ہیں۔ یہ رونا ہم کس کے ساتھ روئیں۔ اس کا مورد الزام اگر ہم اسلام آباد کو ٹھہرائیں کہ انہوں نے ہماری گورنمنٹ پر فورس کیا ہے تو یہ بہت غلط ہے ہم کب تک چیخیں گے۔ جناب سپیکر آپ کی توجہ چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی سُن رہا ہوں۔

ممبر پاکستان نرسنگ کونسل: لہٰذا میں آپ سے اس چیئر کے حوالے سے پوچھتی ہوں۔ کہ ہم کب تک اسی طرح روتے رہیں گے ہم کب تک نااہل رہیں گے ہم اسلام آباد کو الزام دینے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھیں کہ ہمارے پاس صرف تین نرسنگ اسکول ہیں دوسرے province کے پاس 20 سے لیکر 29 تک نرسنگ اسکول ہیں ہم کس طرح مقابلہ کریں گے۔ اب آپ دیکھیں کہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن کا اتنا بڑا فنڈ پاکستان کو ملا ہے جب اسکی distribution ہوگی تو ہمیں کیا ملے گا؟ ہمارے پاس صرف 100 پروڈیکشن ہیں ہم کتنا اپنا حصہ لیکر آئیں گے۔ تو یہ ہمارے ساتھ سراسر ظلم ہے ہمیں اپنی کوتاہیوں کو یہاں پر بیٹھ کر درست کرنا ہے اور میں آپ کے توسط سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ خدارا اس شعبے کو نظر انداز نہ کرے اس کے بغیر آپ کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ صفر پر آکر کھڑا ہو جائے گا شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔ میں نے آپ کا point نوٹ کیا۔

مول محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولوی سرور صاحب!

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! دکھ کی بات ہے کہ یہ ایک قانون ساز اسمبلی ہے اپنے اختیار ا کی حد تک اور اس میں اس طرح قانون سازی ہورہی ہے جیسے کوئی سبزی خرید رہا ہے۔ خدا کے لیے اس قانون کا اس صوبے کے عوام سے کل کو تعلق رہے گا اور زندگی بھر کے لیے جب تک اس کو دوبارہ چیلنج نہ کیا جائے یہ قانون رہے گا۔ اور اس پر عمل درآمد کے لیے قانون کے مطابق تمام ادارے پابند ہوں گے۔ تو کونسی قیامت آئی ہوئی ہے کہ ہم اتنی جلد بازی میں سب کچھ کر رہے ہیں نہ cabinet کو پتہ ہے نہ اراکین اسمبلی کو پتہ ہے اور یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ یہ کس کونے میں دستخط ہوا ہے اور اس کی approval ہوئی ہے اور پتہ نہیں ہے کہ اسکا ٹائم کونسا تھا دن تھا رات تھی اس طرح خدا کے لیے نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے اس میں بنیادی فلسفہ یہی تھا کہ یہ قانون سازی ایک آمر کے دور حکومت میں ہوئی تھی اب دوبارہ مقنّنہ میں یا قانون ساز اداروں میں بھجوانے کا مطلب یہی ہے کہ یہ جو عوام کے منتخب لوگ ہیں یہ بیٹھ کر اس پر discuss کریں کہ کیا اس میں کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو عوامی لحاظ سے نامناسب ہے۔ جناب سپیکر! اس کا فائدہ یہی ہے اب اگر آپ نے اس چیز کو من وعن دوبارہ منظور کرنا ہے تو پھر سپریم کورٹ کے فیصلے کی روح کو بہت تکلیف ہوگی۔ خدا کے لیے یہ جج صاحبان بہت محنت سے بحال ہوئے ہیں بہت احتجاج کے بعد بحال ہوئے ہیں سپریم کورٹ کے فیصلے کا

احترام بھی یہی ہے کہ ہم اسکو دیکھیں اسکو پڑھیں اس پر آپس میں بیٹھ کر discuss کریں۔اور جو بھی ہمارے قانون ساز ادارے ہیں cabinet ہے یا اسمبلی ہے اس میں تسلی سے آ جائیں اگر 31 تاریخ تک پاس نہیں ہوسکتا ہے تو خیر ہے اس کے لیے ٹائم لیا جائے۔ میرے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ایک بل ہے جناب سپیکر! مجھے لاء سیکرٹری صاحب نے آ کر کہا کہ آپ بل پر فوری طور پر دستخط کریں۔ میں نے کہا میں بالکل نہیں کروں گا اور میں اس میں اپنی تجاویز شامل کر کے اسمبلی میں بھیجوں گا۔ اگر وہی چیز آپ نے پاس کرنی ہے وہ تو already قانون ہے میں اسکو نہیں آگے کروں گا۔تو جناب سپیکر! دوسری بات اسمبلی میں کوئی کمیٹی نہیں ہے۔ ان چیزوں کو روایات کے مطابق قانونی لحاظ سے پہلے کمیٹیوں کے پاس جانا چاہیے تھا تا کہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور وفکر کرتی اور پھر ان کے ساتھ اپنی تجاویز دے کر اسمبلی میں پیش کریں۔اگر ایسا نہیں کیا تو یہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ دشمنی ہوگی شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سینئر وزیر : جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

سینئر وزیر : جناب! اس پر سی ایم صاحب سے بھی مشورہ ہوگیا ہے اور اراکین کی رائے ہے اور مولانا سرور صاحب کی اس پر رائے ہے اور کچھ دیگر دوستوں کی بھی اس پر رائے ہے سی ایم صاحب نے فیصلہ کیا ہے پرسوں اس کے متعلق ہم کیبنٹ کا اجلاس بلائیں گے اور اس کے بعد ہم پھر ٹیبل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے۔(ڈیسک بجائے گئے)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! اس میں چونکہ وزیر اعلیٰ کو قاعدہ 43 کے تحت اختیار تھا کہ انہوں نے اس کو یہاں ٹیبل کرنے کی اجازت دی تھی اسلئے ٹیبل ہوا۔اب وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں آپ بھی اپنی رولنگ جس طریقے سے دیں گے یہ دونوں بل میرے ہیں اس کے بعد بھی ایک بل ہے۔ یہ دونوں بل پھر اُسی تاریخ کو آپ اُسکا تعین کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی ہوگیا۔

وزیر تعلیم: سپیکر کی اس پر رولنگ چاہئے کہ آیا یہ پرسوں آئے گا یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنے کابینہ کے اجلاس میں اُسکے بعد پھر یہ بل آپ پیش کریں۔ چار پانچ بل ہیں ان کو بعد میں انشاءاللہ پیش کریں گے۔

وزیر تعلیم: ٹھیک ہے۔

(2) بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وزیر ماہی گیری بلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔ عبدالرحمٰن مینگل صاحب! آپ پیش کریں۔

(وزیر ماہی گیری کی جگہ وزیر معدنیات نے پیش کی)

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر! میں وزیر معدنیات وزیر ماہی گیری کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ماہی گیری بلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر معدنیات: میں وزیر معدنیات وزیر ماہی گیری کی جانب سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہبلوچستان سمندری حیات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سمندری حیات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2009ء) منظور ہوا۔

(3) بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر داخلہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ

2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کی بابت اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): میں وزیر تعلیم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ میں نے وزیر داخلہ کہا ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): میں جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کے behalf پر پیش کر رہے ہیں؟

وزیر خزانہ: جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ وزیر داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 20 اکتوبر 2009ء بروز منگل بوقت۔۔۔ (مداخلت)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میرا ایک رہ گیا ہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ اِتنا فی الفور اسمبلی کا اجلاس نہیں چلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔ وزیر داخلہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ وزیر داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ (سیکورٹی) کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2009ء) منظور ہوا۔

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل وثقافت): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر کھیل وثقافت: جناب سپیکر! آپ یہ سیریل کیسے چلا رہے ہیں ہمیں جو کاغذات دیئے گئے ہیں یہ سیریل اور ہے۔ اب اسکے بعد یہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ وہ میں نے پیش کرنا ہے جی مجھے پتہ نہیں کہ وہ already کابینہ میں 5 ستمبر کو پیش ہوگیا ہے اور منظور بھی ہوگیا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ ابھی یہ پیش کیا جائے۔ مجھے اجازت دی جائے۔

(4) بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر کھیل وثقافت بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) پیش کریں۔

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھیل وثقافت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں وزیر کھیل وثقافت بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلوچستان سپورٹس بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) پیش ہوا۔ وزیر کھیل وثقافت بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر کھیل وثقافت: میں وزیر کھیل وثقافت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان سپورٹس بورڈ کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2009ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

(5) بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خزانہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ

قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔ وزیرخزانہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: میں وزیرخزانہ یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کے مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2009ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2009ء) منظور ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 20/اکتوبر 2009ء بروز منگل بوقت صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر بیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆